19, Aug 2023 Online - 054 کامران ملک

سوال: سیرت النبیؐ کو تفصیل سے بیان کریں؟ (20)

جواب:

- I. اسلام کے لیے ایک رول ماڈل
- II. انفرادی
- III. معلم
- IV. ملٹری اسٹریٹیجسٹ
- V. سفارت کار

تعارف

رسولؐ کی ذات ہمارے لیے ایک عملی نمونہ کی مثال ہے۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے جب بھی کوئی کتاب بھیجی گئی اس کے ساتھ کسی نبی کو بھیجا گیا تاکہ وہ لوگوں کو اس کی تعلیم دیں۔ کیونکہ مفتی شفیع عثمانی کہتے ہیں کہ "صرف ایک انسان ہی دوسرے انسان کو تربیت دے سکتا ہے اور سکھا سکتا ہے۔"

ایک شخص حضرت عائشہؓ کے پاس آیا اور پوچھا کہ آپ رسولؐ کی سیرت کے بارے میں کیا کہتی ہیں۔ حضرت عائشہؓ نے اس شخص سے پوچھا کیا تم قرآن نہیں پڑھتے ہو؟ جواب مثبت آیا اس پر حضرت عائشہؓ نے فرمایا "رسولؐ کی سیرت

قرآن تھی" (مسلمان)۔

اس لیے نبی کو قرآن کی شکل دی گئی۔

قرآن ہمیں مختلف احکام دیتا ہے جیسے نماز، روزہ، زکوٰۃ وغیرہ لیکن ان پر عمل کرنے کا طریقہ ہمیں رسول نے سکھایا ہے۔

"اے ایمان والو اللہ اور اس کے رسولؐ کی اطاعت کرو" (النساء)

۱۱۔ ایک فرد کے لیے رول ماڈل

۱۔ اعلیٰ اخلاق کا حامل شخص:۔

رسولؐ کے اخلاق کی مثال دنیا میں لوگوں کے لیے ایک نمونہ ہے۔ رسولؐ نے زندگی کے ہر پہلو میں اچھے اور اعلیٰ اخلاق کا مظاہرہ کیا۔ رسولؐ کا اخلاق ہر شخص کے ساتھ ایک امن اور پرسکون اخلاق والا پایا گیا۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے خود فرمایا "اور آپ کا معیار بہترین ہے" (القلم)

۱۱۔ سچا اور ایماندار شخص:۔

رسولؐ ایک اچھے اخلاق کے مالک ہونے کے ساتھ مکہ اور مدینہ کے ایک سچے اور ایمانت دار شخص بھی تھے۔ کفارِ مکہ اس ایمانت داری اور سچائی کی مثال دوسروں کو بھی دیتے تھے۔ حضرت خدیجہؓ فرماتی ہیں "رسولؐ نے جب میرے مال کی تجارت کی مجھے اتنا فائدہ حاصل ہوا جو اس سے پہلے کسی سے نہ ہوا تھا" (ترمذی)

۱۱۱ - ایک مہربان باپ :-

رسول ﷺ ایک بہت اچھے مثالی باپ بھی تھے۔ رسول ﷺ نے ایک
ذیجے بیٹے حضرت زید بن حارثؓ کو بھی پرورش میں رکھا تھا۔ حضرت
زید کے والدین جب حضرت زید کو لینے آئے تو انہوں نے ان کے ساتھ
جانے سے انکار کر دیا۔

حضرت فاطمہؓ جب بھی رسول ﷺ کے پاس آتیں رسول ﷺ اٹھ
کر کھڑے ہو جاتے اور اپنی بیٹی کا استقبال کرتے تھے۔

۱۷ - ایک مثالی شوہر :-

رسول ﷺ ایک اچھے شوہر بھی ثابت ہوئے۔ رسول ﷺ کی
ایک ساتھ ۹ بیویاں تھیں۔ اور سب کی سب بہت خوش تھیں۔
رسول ﷺ عصر کی نماز کے بعد مغرب کی نماز تک کا وقت
اپنی ۹ زوجہ اکرام کے ساتھ گزارا کرتے تھے۔

ایک دفعہ حضرت عمرؓ آئے تو سب بیویاں رسول ﷺ کی
سن رہی تھیں اور آپس میں باتیں کر رہی تھیں۔ حضرت عمرؓ کے
آنے پر خاموش ہو گئی۔ اس پر رسول ﷺ نے کہا کہ انہیں یہ بات
پتا ہے کہ اللہ کے نبی ان کے درمیان موجود ہیں مگر وہ اس قدر
خوش باش ہیں۔

۷ - ایک دوستانہ سسر :-

رسول ﷺ ایک بہت اچھے شوہر ہونے کے ساتھ ایک اچھے سسر

ہی تھی۔ ایک دفعہ حضرت فاطمہؓ کے گھر گئے اور معلوم ہوا کہ فاطمہ اور حضرت علی کا جھگڑا ہوا ہے۔ رسولؐ نے فوراً حضرت علی کو تلاش کیا اور حضرت علی اور حضرت فاطمہؓ کی صلح کروائی۔

vi - ایک خیال رکھنے والا پڑوسی:

رسولؐ ایک بہت اچھے پڑوسی کی مثال بھی تھے۔ حضرت ابو ذرؓ فرمایا کرتے ہیں کہ رسولؐ مجھے فرمایا کرتے تھے کہ
"اے ابوذر! جب تم شوربا تیار کرو تو اس میں پانی زیادہ ڈالا کرو اور پڑوسی کو دے دیا کرو" (مسلم)

یعنی ہمیں اپنے ساتھ اپنے پڑوسی کا خیال بھی رکھنا چاہیے۔

vii - شکر گزار انسان:

رسولؐ فرماتے ہیں کہ "جو شخص لوگوں کا شکر ادا نہیں کرتا وہ اللہ کا شکر ادا نہیں کرتا ہے" (ابو داؤد)

ہمیں اللہ کا شکر ادا کرنا رسولؐ نے سکھایا ہے۔ مکہ میں لوگوں اور کفار کا اتنا ظلم اور ستم سہنے کے بعد بھی اللہ کی رضا میں راضی اور شکر ادا کرتے تھے۔

viii - ایک متوازن شخصیت:

رسولؐ ایک عبادت گزار، نیک اور خاندانی آدمی تھے۔ ہر شخص کے لیے ایک مثال ہیں۔ ایک ضرورت مند دوست اور کامل شخصیت تھے۔ ایک خلوص اور محبت کی مثال رسولؐ میں نظر آتی ہے۔

ایک معلم کے لیے رول ماڈل

تعلیم کی اہمیت :-

رسول ﷺ کی تعلیمات میں ایک خاص اہمیت کے حامل ہیں۔ رسول ﷺ کے فرائض میں سے ایک اول ترین فرض تعلیم رہا ہے۔ گمراہی اور دورِ جہالت میں رسول ﷺ کو اسی لیے بھیجا گیا تاکہ وہ لوگوں کی اصلاح کر سکیں اور لوگوں کو تعلیم دے کر ان کو اسلام کی تعلیمات سکھائی جائیں۔ رسول ﷺ جمعہ کے دن خطبہ فرماتے اور لوگوں کو تعلیم کا سب سے درس دیتے تھے۔

رسول ﷺ نے لوگوں کو دعائیں سکھائیں اور فرمایا

"مجھے تمہارا استاد بنا کر بھیجا گیا ہے"

رسول ﷺ نے اللہ سے دعا کی "اے اللہ! میں تجھ سے ایسے علم کی دعا کرتا ہوں جس سے مجھے فائدہ ہو"۔

۱- رسول ﷺ بطور ماہر تعلیم :-

رسول ﷺ کے فرائض میں تعلیم کا فرض اول رہا۔ اللہ تعالیٰ نے پیغمبر اور رسول اسی لیے بھیجے تاکہ وہ لوگوں کو تعلیم دیں۔ جیسا کہ قرآن میں اللہ نے خود فرمایا:

"تعلیم حاصل کرنا ہر مسلمان مرد اور عورت پر فرض ہے"

رسول ﷺ کی حضرت عائشہؓ سے شادی کرنے کی وجہ بھی یہی تھی کہ وہ خواتین میں تعلیم کو فروغ دے سکیں اور تعلیم کو پھیلا سکیں۔

۱۱- سکھنے میں تحریر کے حصے کو فروغ دیا:-

رسول ﷺ نے تعلیم میں سیکھنے کے عمل میں تحریر کے حصے کو فروغ دیا تاکہ تعلیم اور قرآن آنے والے جہانوں تک پہنچایا جاسکے اور ہدایت کے لیے ذریعہ بنا رہے۔ رسول ﷺ نے فرمایا۔

"اپنے ہاتھوں سے اپنے علم کی حفاظت کرو" (ترمذی)

یعنی اپنے علم کو لکھا کرو تاکہ تم وقتاً فوقتاً اس سے رہنمائی حاصل کر سکو اور علم میں اضافہ کر سکو۔

۱۱۱- عصری تعلیم کی حوصلہ افزائی کی۔

رسول ﷺ نے قرآن اور دین کی تعلیمات کے ساتھ ساتھ عصری تعلیم کو بھی اچھا اور حوصلہ افزائی کی ہے۔

حضرت ابوبکرؓ خاندانی درختوں کے علم میں ماہر تھے۔ حضرت زید بن ثابت اور حضرت عبداللہ بن زبیرؓ زبانوں میں ماہر تھے۔ رسول ﷺ نے خود حضرت حضرت زید سے عبرانی زبان سیکھنے کو کہا۔

۱۷- جسمانی علم کی حوصلہ افزائی:-

رسول ﷺ نے جسمانی تعلیم کے حصول پر بھی زور دیا ہے۔ جیسا کہ گھڑ سواری کرنا، تیراندازی کرنا، کشتی لڑنا اور تیراکی کرنا ہے۔ رسول ﷺ نے فرمایا

"طاقتور مومن اللہ کے زیادہ نزدیک ہے کمزور مومن سے، حالانکہ دونوں ہی اچھے ہیں" (ابن ماجہ)

۷۰ - آداب اور ادب سکھائے۔

رسول ﷺ کے زیر کفالت حضرت عمر بن ابی سلمہ تھے۔ کہتے ہیں کہ میں رسول ﷺ کے ساتھ جب کھانا کھانے بیٹھتا تو میرا ہاتھ ~~ہاتھ~~ سارے برتن میں گھومتا تھا تو رسول ﷺ نے مجھے سمجھایا اور ~~پیالا فرمایا~~ فرمایا

"اے لڑکے! اللہ کا نام پڑھ کر کھایا کرو، اپنے دائیں ہاتھ سے کھاؤ اور جو سامنے ہو اسی کو کھاؤ" (بخاری)

یعنی رسول ﷺ نے آداب سکھائے اور بتایا کہ ہمیں کس طرح اللہ کی برکت اور اللہ کے نام سے ہر کام کو کرنا چاہیئے۔

۷۱ - علم کی توسیع کا حکم دیا:-

رسول ﷺ نے فرمایا کہ تعلیم کو پھیلاؤ اور لوگوں کی تربیت کا سبب بنو۔ رسول ﷺ نے قرآن مجید کو لکھنے پر فروغ اور حوصلہ افزائی بھی اسی لیے کی تاکہ آنے والے جوانوں کے لیے تعلیم کی تعلیمات کو پہنچایا جا سکے۔ رسول ﷺ نے فرمایا، تم میں سے بہتر وہ ہے

"جس نے میری معلومات دوسروں تک پہنچائیں، چاہے وہ قرآن کی آیت ہی کیوں نہ ہو۔"

رسولؐ ایک ملٹری اسٹریٹجسٹ

۱۔ جہاد فی سبیل اللہ:-

رسولؐ نے جہاد فی سبیل اللہ یعنی اللہ کی رضا میں لڑنے کے لیے کہا۔ وہ لڑائی جو اسلام کے لیے اور اسلام کی سربلندی کے لیے لڑی جائے وہ جہاد فی سبیل اللہ کہلائی جائے گی۔
رسولؐ نے فرمایا
"جو اللہ کے کلمے کی سربلندی کے لیے لڑتا ہے، وہ اللہ کے لیے لڑتا ہے"۔ (مسلم)
اللہ تعالیٰ کی تعلیمات اور قرآن کے فروغ کو لوگوں تک پہنچانے کے لیے جو جنگیں ہوئیں وہ جہاد فی سبیل اللہ کہلاتی ہیں۔

۲۔ جنگ میں فتح صرف اللہ کی ذات سے ہوگی:-

رسولؐ نے فرمایا ہے کہ فتح صرف اور صرف اللہ کے حکم سے ہوگی
غزوہ بدر میں رسولؐ ساتھیوں سے مشورہ کیا کرتے تھے اور اللہ سے دعا کیا کرتے تھے کہ "اے اللہ! ہمیں فتح حاصل فرما"۔
رسولؐ اپنی طرف سے کوشش کرتے اور ~~ہمیں~~ ساتھیوں سے مشورہ کرتے تھے اور پھر اللہ سے دعا کیا کرتے تھے کہ اللہ ہمیں فتح حاصل فرمائے۔

۳۔ جاسوسی اور انٹیلی جنس کی سرگرمیاں:-

رسولؐ جنگ میں چالاکی اور انٹیلی جنس کی سرگرمیاں بھی

پروکار لاتے تھے۔ رسول ؐ نے غزوہ بدر سے پہلے خود حضرت ابوبکرؓ کو ساتھ لے کر نکلے اور جنگ کی معلومات اور کفار کے ارادے کا پتا کیا اور اس طریقے کو جنگ میں استعمال کیا۔

غزوہ خندق میں حضرت حذیفہ کو جاسوس بنا کر بھیجا اور غزوہ خندق کا جائزہ لے کر جنگ کی۔

۱۷- انتہائی خفیہ :-

رسول ؐ نے جنگوں میں انتہائی خفیہ طریقوں سے کام کیا اور ہمیشہ اپنے قریبی دوستوں سے مشورہ کیا اور اس مشورے پر چلے۔ خود کا مشورہ اور راستہ بیان نہیں کرتے تھے اور نہ ہی اپنا حکم اپنے ساتھیوں پر مسلط کرتے تھے۔ ہمیشہ مشورہ کرکے ہی جنگ میں حصہ لیا اور کامیابی حاصل کی۔

۷- بہادری کے ساتھ جنگ میں لڑنے والوں کی تعریف :-

رسول ؐ نے جنگ میں بہادری سے لڑنے والوں کی تعریف کی اور ان کی حوصلہ افزائی کی۔ اسی طرح رسول ؐ نے ایک جنگ کے دوران حضرت سعد کی بہادری کو دیکھا تو فرمانے لگے۔

" اے سعد (تیر) چلاؤ! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں"

(بخاری)

اس سے پہلے رسول ؐ نے کبھی کسی کو ایسا نہیں کہا تھا لیکن حضرت سعد کی بہادری کی حوصلہ افزائی کی۔

۷۱۔ جنگ کے لیے مادی تیاری کی حوصلہ افزائی اور حکم دیا:۔

رسول ﷺ نے غزوہ تبوک کی تیاری کے لیے جنگ میں عطیات کے لیے حکم دیا تاکہ مادی طور پر جنگ کے لیے تیار ہو سکیں۔ اسی طرح قرآن میں بھی جنگ میں مادی طرح سے طاقتور ہونے کا کہا گیا ہے۔

"اور ان کے مقابلے میں جتنی طاقت ہو سکے تیار رکھو، تربیت یافتہ گھوڑے تیار رکھو جس سے تم دشمن کو اللہ اور اس کی طاقت سے خوفزدہ کر سکو"۔

۷۲۔ ساتھیوں کو جنگ کے آداب سکھائے:۔

رسول ﷺ نے ساتھیوں کو جنگ کے آداب سکھائے اور حکم دیا کہ اللہ کی فرمانبرداری کرو آپس میں جھگڑا نہ کرو اور اسی طرح قرآن میں بھی اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

"اے ایمان والو! جب تم کسی طاقت سے ملو تو ثابت قدم رہو اور اللہ کو یاد کرو تاکہ تم غالب رہو"۔

رسول ﷺ نے آداب سکھائے کہ جنگ کے دوران عمر رسیدہ بزرگوں بچوں اور عورتوں سے کس طرح پیش آئے، صبر سے کام لو اور آپس میں جھگڑا نہ کرو۔

رسول ﷺ نے آداب سکھائے کہ درختوں اور تیار فصلوں کا نقصان نہ کرو، دشمنوں کے جسموں کو تکلیف نہ پہنچاؤ۔ اور رات کے وقت حملہ کرنے سے بھی منع کیا ہے۔

ایک سفارت کار کے لیے رول ماڈل

۱- اعلان نبوت :-

رسول ؐ کی سفارت کاریاں ہمارے لیے ایک بہت اچھی مثال ہے۔ رسول ؐ نے جب جب دین کی تبلیغ کا حکم دیا تو بھی شروع اپنے خاندان سے کی۔

اپنے خاندان والوں کو دعوت پر بلایا اور دین کی دعوت کا حکم دیا جس پر ان کے خاندان والے انہوں نے انکار کر دیا۔

اسی طرح پھر کچھ عرصہ بعد دعوت پر بلایا اور کھانا تیار کروایا پھر خاندان میں سے حضرت ابو لہب نے کہا ہمیں پتا ہے تم ہمیں دین کی دعوت کے لیے اکٹھا کرتے ہو۔ لیکن ہم تمہاری بات نہیں مانیں گے۔

۱۱- ذی الحجہ میں مکہ آنے والے لوگوں سے رابطہ :-

ذی الحجہ پہ عمرہ کرنے آنے والے لوگوں کو رسول ؐ نے دین کی دعوت اور اسلام کی طرف حکم دیا چنانچہ اس سے ہوا یہ کہ جو لوگ مختلف علاقوں سے آتے تھے جب وہ واپس اپنے علاقوں میں گئے تو انہوں نے دین اور اسلام کو پھیلانا شروع کر دیا۔

۱۱۱- صبر اور تحمل کی سربلندی :-

رسول ﷺ نے صبر اور تحمل کی وہ مثالیں قائم کر دیں جو کہ آج تک کوئی نہ کر سکا۔ رسول ﷺ نے زندگی کے ہر پہلو میں صبر کا راستہ دکھایا ہے اسی طرح قرآن میں بھی صبر کا حکم دیا گیا ہے۔

"اے ایمان والو! صبر سے کام لو اور آپس میں پھوٹ نہ پھیلاؤ"

یعنی ہر کام میں اللہ کی مدد اور صبر کا راستہ اختیار کرنا چاہیئے۔

۱۷- دوسری بادشاہی حکمرانی کے ساتھ خط وکتابت :-

رسول ﷺ نے دوسرے ممالک کے بادشاہوں کے ساتھ اچھے تعلقات قائم کیے۔ دوسرے ملکوں کے بادشاہوں کو خط بھیجا کرتے تھے اور اپنے صحابی اکرام کو اور قاصدوں کو تحائف کے ساتھ دوسرے ممالک بھیجا کرتے تھے۔

۷- مؤثر خارجہ پالیسی :-

رسول ﷺ نے اپنے دورِ زندگی میں مسلمانوں کو محفوظ بنانے کے لیے مختلف خارجہ پالیسیاں اختیار کی۔ حضرت عمرؓ کو چارج دیا کہ وہ مسلمانوں کی حفاظت اور جنگوں کے معاملات تو اچھی طرح سرانجام دیں۔ لوگوں میں امن کو پھیلایا اور لوگوں کو دعوتِ اسلام دی۔

نتیجہ :-

رسولؐ کی زندگی کو جہاں سے بھی اٹھا کر دیکھا جائے ہمیں اس سے اچھی مثال کہیں اور نہ مل پائے گی۔ رسولؐ ایک اچھے اخلاق کے طور پر، ایک اچھے قیادت کے طور پر، ایک اچھے انفرادی انسان کے طور پر ایک قوم کے لیے اچھے حکمران کے طور پر، ایک اچھے فوجی اسپہ شجاعت کے طور پر غرض زندگی کے ہر پہلو میں رسولؐ سے اچھی مثال ہمیں نہیں مل سکتی ہے۔ رسولؐ نے زندگی کے ہر حالات و واقعات میں ایک مثال قائم کی ہے۔ اسی لیے آج ہمیں رسولؐ کی زندگی میں امن سکون اور دین کو فروغ دینے کو بہترین مثالیں ملتی ہیں۔ اسی لیے قرآن میں اللہ تعالیٰ نے خود فرمایا ہے۔

"بیشک رسولؐ کی زندگی تمہارے لیے بہترین نمونہ ہے" (القرآن)